طیارہ حادثہ

پائلٹوں کے ذہنوں پر کورونا سوار تھا، پرواز پر توجہ کم، وائرس پر گفتگو زیادہ کرتے رہے

رپورٹ قومی اسمبلی میں پیش

جہاز نے جب دوبارہ ٹیک آف کیا تو دونوں انجنوں کو کافی نقصان ہو چکا تھا، لینڈنگ گیئر کے بغیر جہاز 3 بار رن وے سے ٹچ ہوا، پائلٹس ضرورت سے زیادہ خوداعتمادی کا شکار تھے

ائیر بلیو اور بھوجا ائیر کے حادثے بھی پائلٹوں کی غلطی قرار، 40 فیصد پائلٹس کے لائسنس جعلی ہیں، 262 کی جگہ کسی اور نے امتحانات دیئے، ہم دنیا کو منہ دکھانے کے قابل نہیں، ذمہ داروں کیخلاف کارروائی ہوگی، وزیر ہوابازی

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) وفاقی وزیر ہوا بازی غلام سرور خان نے کراچی طیارہ حادثہ کی عبوری رپورٹ قومی اسمبلی میں پیش کردی جس میں کہا گیا ہے کہ پائلٹوں کے ذہن پر کورونا سوار تھا پرواز پر توجہ کم، وائرس پر گفتگو کرتے رہے، کراچی طیارہ حادثہ کے ذمہ دار پائلٹ، معاون پائلٹ، ایئر کنٹرولر ہیں۔ لینڈنگ کے وقت جہاز 2500 فٹ کی بجائے 7220 فٹ کی بلندی پر تھا، ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے گی، چالیس فیصد پائلٹوں کے لائسنس جعلی ہیں، وفاقی وزیر ہوا بازی غلام سرور خان نے کراچی طیارہ حادثہ کی عبوری رپورٹ قومی اسمبلی میں پیش کردی، ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی نے رپورٹ متعلقہ قائمہ کمیٹی کو بھجوادی، وفاقی وزیر ہوا بازی غلام سرور خان نے قومی اسمبلی کو بتایا کہ جہاز نے جب دوبارہ ٹیک آف کیا تو دونوں انجنوں کو کافی نقصان ہو چکا تھا، لینڈنگ گیئر کے بغیر جہاز 3 بار رن وے سے ٹچ ہوا، پائلٹس ضرورت سے زیادہ خوداعتمادی کا شکار تھے۔ ائیر بلیو اور بھوجا ائیر کے حادثے بھی پائلٹوں کی غلطی سے ہوئے، 262 پائلٹس کو جعلی لائسنس دیئے گئے، یہ شرم کی بات ہے، ذمہ داروں کیخلاف کارروائی ہو گی۔ اسلام آباد میں ائر بلیو اور بھوجا ائر کو ہونیوالے حادثے اور گلگت میں پی آئی اے کے طیارے کو حادثے بھی پائلٹ کی غفلت کے باعث ہوئے، پی آئی اے کا چترال حادثہ فنی خرابی کے باعث پیش آیا، غلام سرور خان نے کہا کہ اس وقت ملک میں تمام ایئر لائنز کے 860 پائلٹ ایکٹو ہیں ان تمام کے امتحانات کے ٹیسٹ ری چیک کیے گئے جس سے معلوم ہوا کہ ان میں سے 262 پائلٹ نے پائلٹ کے لیے ہونیوالے امتحانات خود نہیں دیئے بلکہ ان کی جگہ کسی اور نے امتحانات دیئے، یوں 40 فیصد پائلٹس کے لائسنس جعلی ہیں۔ اس سے بڑی بدقسمتی اور کیا ہوگی کہ پائلٹ کو جعلی لائسنس بنوا کر دیئے گئے، یہ سب سے بڑھ کر شرم کی بات ہے ہم دنیا کو منہ دکھانے کے قابل نہیں، انہوں نے کہا کہ ان کے خلاف کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پی آئی اے کی نجکاری نہیں ہوگی بلکہ اس کی ری سٹرکچرنگ ہوگی اور پی آئی اے کی 1960 اور 1970 کے دنوں کی عظمت بحال کریں گے۔ کراچی طیارہ حادثہ میں 97 مسافر و عملے کے ارکان اور زمین پر ایک بچی جاں بحق ہوئی جبکہ زمین پر موجود دو افراد زخمی ہوئے، 29 گھر تباہ ہوئے، اس حادثہ میں جاں بحق ہونے والے 90 مسافروں کے اہل خانہ کو دس لاکھ روپے فی کس دے دیئے گئے ہیں، غلام سرور خان نے کہا کہ حادثے کی رات ایک ٹیم تشکیل دی جو سینئر ترین افراد پر مشتمل بورڈ تھا۔ اسی رات یہ بورڈ کراچی پہنچا اور اس نے اپنی تحقیقات کا آغاز کر دیا۔ بدقسمتی سے یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ 7 2 برسوں میں 12 واقعات ہوئے ہیں۔ سابق تمام حادثات کی بروقت انکوائری ہوئی نہ رپورٹ سامنے آئی نہ حقائق عوام تک پہنچے۔ آج تک عوام اور مرنے والوں کے لواحقین میں تشنگی رہی کہ ان واقعات کے ذمہ دار کون تھے۔ رن وے سے دس ناٹیکل میل پر لینڈنگ گیئر کھولے گئے او 500 میٹر پر دوبارہ لینڈنگ گیئر بند کر دیئے گئے، لینڈنگ کیلئے جہاز رن وے پر 1500 فٹ سے 3000 فٹ تک رن وے کو ٹچ کرسکتا ہے لیکن جہاز نے لینڈنگ گیئر کے بغیر رن وے پر 4500 فٹ پر ٹکرایا، جہاز کا انجن تین بار رن وے پر رگڑیں کھاتا رہا اور آگ نکلی اور اس کے بعد پائلٹ نے جہاز کو دوبارہ اٹھالیا